رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل قادیان

اللہ اکبر ۔ مرزا غلام احمد قادیانی

ایڈیٹر:- غلام نبی

The ALFAZL QADIAN

تار کا پتہ الفضل قادیان

Lahore

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہندوستان

جلد ۲۲	مطابق ۱۹ اگست ۱۹۳۴ء	یوم یکشنبہ	۷ جمادی الاول ۱۳۵۳ھ	نمبر ۲۲

مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق ۱۶ اگست بوقت چار بجے بعد دوپہر کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت بحمد اللہ اچھی ہے۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں بھی خیر و عافیت ہے:۔

۱۶ اگست حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ملک مولا بخش صاحب کے مکان کی محلہ دار الفضل میں۔ اور چودھری نثار احمد صاحب ابن منشی امام الدین صاحب کے مکان کی محلہ دار الرحمت میں بنیاد رکھی۔ اور دعا فرمائی:۔

نظارت دعوت و تبلیغ کی طرف سے ۱۶ اگست مولوی محمد شریف صاحب کو دھرم کوٹ رندھاوا۔ اور تیجہ کلاں بسلسلہ تبلیغ روانہ کیا گیا:۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قومیت پر فخر کرنا فضول ہے

(فرمودہ ۱۹ اگست ۱۹۰۲ء)

"خدا تعالےٰ نہ محض جسم سے راضی ہوتا ہے۔ نہ قوم سے۔ اس کی نظر ہمیشہ تقوےٰ پر ہے۔ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ یعنی اللہ تعالےٰ کے نزدیک تم سے زیادہ بزرگی رکھنے والا وہی ہے۔ جو تم میں سے زیادہ متقی ہے۔ یہ بالکل جھوٹی باتیں ہیں۔ کہ میں سید ہوں یا مغل ہوں یا پٹھان اور شیخ ہوں۔ اگر بڑی قومیت پر فخر کرتا ہے۔ تو یہ فخر فضول ہے۔ مرنے کے بعد سب قومیں جاتی رہتی ہیں۔ خدا تعالےٰ کے حضور قومیت پر کوئی نظر نہیں اور کوئی شخص محض اعلےٰ خاندان میں سے ہونے کی وجہ سے نجات نہیں پا سکتا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کہا۔ کہ اے فاطمہ! تو اس بات پر ناز نہ کر۔ کہ تو پیغمبر زادی ہے۔ خدا کے نزدیک قومیت کا لحاظ نہیں۔ وہاں جو مدارج ملتے ہیں۔ وہ تقوےٰ کے لحاظ سے ملتے ہیں۔ یہ قومیں اور قبائل دُنیا کا عرف اور انتظام ہیں۔ خدا تعالےٰ سے ان کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ خدا تعالےٰ کی محبت تقوےٰ سے پیدا ہوتی ہے۔ اور تقوےٰ ہی مدارج عالیہ کا باعث ہوتا ہے۔" (الحکم ۲۴ اگست ۱۹۰۲ء)

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی فضیلت

کے متعلق

چند استفسارات کے جواب

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں قاضی محمد نذیر صاحب مولوی فاضل نے لائل پور سے بعض حوالوں کے متعلق استفسارات لکھ کر بھیجے۔ حضور نے ان کے جو جواب تحریر فرمائے ہیں۔ وہ مع استفسارات درج ذیل کئے جاتے ہیں:۔ (ایڈیٹر)

پہلا استفسار

حضور نے اپنے لیکچر ذکر الٰہی کے صفحہ ۱۹ پر ارشاد فرمایا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو درجہ اور شان کے لحاظ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے برابر سمجھنا میں کفر سمجھتا ہوں۔ مگر اکمل صاحب ایک نظم میں لکھتے ہیں۔ ؎

محمد پھر اتر آئے ہیں ہم میں — اور آگے سے ہیں بڑھ کر اپنی شاں میں

کیا اس شعر کا مضمون حضور کے عقائد کے خلاف نہیں؟

جواب

اگر اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ درجہ میں بڑے ہیں۔ تو یقیناً کفر ہے۔ لیکن اگر مراد یہ ہے۔ کہ اس زمانہ میں اشاعت دین زیادہ ہوئی تو یہ مطابق قرآن کریم ہے۔ مگر ایسے لفظ پھر بھی ناپسندیدہ اور بے ادبی کے ہیں۔

دوسرا استفسار

ڈاکٹر شاہ نواز خاں صاحب ریویو بابت مئی ۱۹۲۹ء صفحہ ۱۹ پر لکھتے ہیں:۔

(الف) "اس میں کوئی شک نہیں۔ کہ حضور سرور دوجہاں پر آکر ذہنی ترقی ختم ہو گئی۔ اور حضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ذہنی ترقی کا کامل مرکزی نقطہ تھے۔ مگر بوجہ تمدن کے نقص کے حضور کی ذہنی ترقی کا کامل ظہور بعثت اول میں نہ ہوا۔ گو استعداد تھی۔" پھر اسی صفحہ میں آگے چلکر لکھتے ہیں:۔ "آنحضرت صلعم کی ذہنی ترقی بلحاظ چمک اور نور کے سب سے زیادہ تیز ہے۔ مگر اس کا پھیلاؤ بوجہ تمدن کے نقص کے زیادہ نہ ہوا۔ بعد میں آنے والوں کی ذہنی ترقی میں اتنی چمک اور تیزی نہ ہوگی۔ مگر بوجہ تمدن کے اعلیٰ ہونے کے اسکا پھیلاؤ زیادہ ہوگا اس کی مثال ایسی ہی ہے۔ کہ کوئی بہت بڑی کینڈل پاور کا لیمپ ہو۔ جو اپنی چمک دمک میں سب چراغوں کو مات کر دے مگر بعد میں آنے والے اس لیمپ کے آگے محدب لینیز رکھ دیں جو اس کی روشنی کو میلوں تک پہنچا دیں۔" (ب) اس حوالہ کے بعد آپ نتیجہ پیش کرتے ہیں کہ "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذہنی ارتقاء آنحضرت صلعم سے زیادہ تھا۔ مگر نبی کریم پھر بھی آپ سے افضل ہیں۔ کیونکہ وہی کامل مرکزی نقطہ ذہنی ترقیات کا تھا جس کے طفیل آپکو یہ درجہ ملا۔"

جزب کا حوالہ قابل اعتراض ہے اور میرے خیال میں ڈاکٹر صاحب سے اس میں بہت بڑی فروگذاشت ہوئی ہے۔ ڈاکٹر صاحب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حوالہ الف میں بیان کردہ مقام مدنظر رکھ کر یوں لکھنا چاہیئے تھا۔ کہ اوپر کی تشریح سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ آنحضرت کا ذہنی ارتقاء جو بدرجہ کمال اپیخ چکا ہوا تھا۔ اپنی وسعت اور پھیلاؤ کے لحاظ سے بوجہ تکمیل اشاعت ہدایت کے جو مسیح موعودؑ سے البتہ تھی۔ بدرجہ کمال ظاہر ہوا۔ اور بوجہ اس کے کہ نور آنحضرت صلعم کا تھا نبی بھی رسول کریم ہی کی سمجھی جائے گی۔ کیونکہ حضرت مسیح موعودؑ آنحضرت صلعم کے ظل ہونے کے لحاظ سے آنحضرت صلعم کے انوار و برکات کو زیادہ وسعت کے ساتھ پھیلانے والے تھے۔

جواب

باصلاح الفاظ درست ہے۔ میں نے یہ حوالہ پہلے نہ پڑھا تھا۔ اس کے الفاظ بھی ناپسندیدہ اور نامناسب ہیں۔

تیسرا استفسار

اس سے بڑھ کر قابل اعتراض تحریر صفحہ ۲۰ کی ہے۔ جو ان الفاظ میں پائی جاتی ہے:۔

"اس زمانہ میں تمدنی ترقی زیادہ ہوئی ہے۔ یہ جزوی فضیلت ہے جو حضرت مسیح موعودؑ کو آنحضرت صلعم پر حاصل ہے۔ نبی کریم کی ذہنی استعدادوں کا پورا ظہور بوجہ تمدن کے نقص کے نہ ہوا ورنہ قابلیت تھی۔"

اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تمام کمالات آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کمالات کا ظل ہیں۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ذہنی ارتقاء بلحاظ استعداد انتہائی درجہ پر پہونچا ہوا تھا۔ اور اسی کے انعکاس سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی ذہنی ارتقاء بدرجہ کمال حاصل کیا۔ تو پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر جزوی فضیلت کیسے ہوئی۔ بلکہ تمام فضیلت تو اصل کو حاصل رہی۔ کیونکہ ظل میں جو کچھ ظاہر ہوا ہے۔ وہ تو اصل کا انعکاس ہے۔ ظلیت کو اصل پر جزوی فضیلت قرار نہیں دیا جاسکتا۔

جواب

درست ہے۔ ریویو کے الفاظ ناپسندیدہ اور نتیجہ یقیناً غلط ہے دلیل سے ایک ظل کی دوسرے ظل پر فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ نہ کہ ظل کی اصل پر۔ پس ڈاکٹر صاحب نے نتیجہ غلط نکالا ہے۔ اور الفاظ نامناسب استعمال کئے ہیں۔

چوتھا استفسار

الفضل ۱۷ جولائی ۱۹۳۳ء صفحہ ۵ کالم ۳ میں حضور کی ایک ڈائری شائع ہوئی ہے۔ اس سے پہلے کوئی سوال مذکور نہیں۔ تا معلوم ہو سکے کہ حضور نے کس سوال کا جواب دیا ہے۔ حضور مہربانی فرما کر اس کی وضاحت فرما کر ممنون فرمائیں۔ عبارت ہوئی مضمون ڈائری حسب ذیل ہے:

"یہ بالکل صحیح بات ہے۔ کہ ہر شخص ترقی کر سکتا ہے۔ اور بڑے سے بڑا درجہ پا سکتا ہے حتیٰ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ سکتا ہے۔ مگر دیکھنا یہ ہے۔ کہ آنحضرت صلعم اس میدان میں سب سے آگے بڑھ گئے۔ اور خدا تعالےٰ نے آئندہ کے متعلق بھی گواہی دے دی۔ کہ آپ آئندہ آنے والی نسلوں سے بھی آگے بڑھے ہوئے ہیں۔ چنانچہ یہی کہکر لوگوں کو ہمارے خلاف بھڑکاتے ہیں۔ کہ اسی لئے رسول کریم کے بعد امت محمدیہ میں نبی نہیں آسکتا ہے۔ اور مسیح موعود ابوہریرہؓ سے بھی کم درجہ کے ہیں۔ یہ دلیل اب تو لوگوں کو ہمارے خلاف بھڑکا سکتی ہے۔ مگر آئندہ زمانہ میں بیچارگی کو کھا جانے والی ہوگی۔ کیونکہ اگر روحانی ترقی کی تمام راہیں ہم پر بند ہیں۔ تو اسلام کا کچھ بھی فائدہ نہیں۔ اور پھر اس میں کوئی خوبی بھی نہیں۔ کہ ایک کو بڑھا دیا جائے۔ اور دوسروں کو بڑھنے نہ دیا جائے۔ ہاں خوبی یہ ہے۔ کہ موقع سب کو دیا جائے۔ پھر آگے جو بڑھ جائے۔"

مندرجہ بالا ڈائری پر مخالفین کی طرف سے یہ سوال ہوتا ہے۔ کہ جب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آئندہ آنے والی نسلوں سے بھی آگے بڑھے ہوئے ہیں۔ تو پھر تو کسی شخص کے لئے ممکن نہیں۔ کہ وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے برابر کا درجہ پا سکے یا آپ سے بڑھ سکے۔ پھر یہ کیوں لکھ دیا گیا۔ کہ ہر شخص محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بھی بڑھ سکتا ہے۔

جواب

اس حوالہ کا مطلب یہ ہے۔ کہ فرضی طور پر اگر کوئی شخص کہے۔ کہ کیا اس مقام کے اوپر کوئی مقام نہیں۔ جس پر رسول کریم پہنچے۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ ضرور ہے۔ ورنہ یہ ماننا پڑے گا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ترقی رک چکی۔ حالانکہ آپ الٰہی حکم سے خود فرماتے ہیں۔ کہ رب زدنی علما اس پر اگر کوئی کہے کہ کیا خدا تعالےٰ نے اس آئندہ ترقی کے مقام پر پہنچنے سے لوگوں کو جبراً روک دیا۔ تو اس کا جواب یہ دیا ہے۔ کہ ہرگز نہیں اگر کوئی شخص محمدیت کے مقام سے بڑھنے کی استعداد پیدا کر لیتا تو خدا تعالیٰ اسے اس کے درجہ سے محروم نہ کرتا۔ مگر سوال تو یہ ہے کہ عملاً ایسا نہیں ہوا۔ اور کسی ماں نے کوئی بچہ نہیں جنا جو محمد رسول اللہ سے بڑھ کر تو کیا۔ آپ کے برابر بھی پہنچا۔ پس حوالہ کا مطلب